

اسحاق ڈار سے مذکور

نیوویژن ٹیلی ویژن پر 8 جولائی 2019 کو دی رپورٹر ڈاگر ام نشر ہوا۔ جس میں چودھری غلام حسین اور صابر شاکر نے دعویٰ کیا کہ اسحاق ڈار نے حکومت پاکستان کا پیسہ چرا کیا۔ اور پاکستان واپس آنے کی اجازت پر چرا کی ہوئی رقم واپس کرنے پر آمادہ تھے۔

یہ دعویٰ بھی کیا گیا تھا کہ اسحاق ڈار کے بینک اکاؤنٹس کا سراغ لگایا گیا ہے۔ جن میں چراۓ گنے لگ بھگ ایک ارب ڈالر موجود ہیں۔ پروگرام میں مزید تبصرے کیے گئے جس میں دعویٰ کیا گیا کہ اسحاق ڈار نے کسی فرد کو موت کی دھمکیاں دلوائیں تاکہ وہ فرد پاکستان سے باہر چلا جائے۔

ہم اسحاق ڈار کا موقف تسلیم کرنے پر تیار ہیں۔ اول یہ کہ انہوں نے حکومت پاکستان کا کوئی پیسہ نہیں چرا کیا۔ دوسرم یہ کہ اسحاق ڈار کے کسی بینک اکاؤنٹ کا سراغ نہیں ملا۔ نتیجتاً پیسے چرانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ سوم یہ کہ اسحاق ڈار کی جانب سے پاکستان واپسی کی اجازت ملنے کی شرط پر پیسہ واپس کرنے کا دعویٰ جھوٹا اور من گھڑت ہے۔ اور چہارم یہ کہ اسحاق ڈار نے کسی فرد کو موت کی دھمکیاں نہیں دیں۔

نیوویژن ٹیلی ویژن پر 8 اگست 2019 کو پادر پلے پروگرام نشر ہوا۔ جس کے دوران وزیر اعظم کے معاون خصوصی برائے احتساب و داخلہ شہزاد اکبر نے دعویٰ کیا کہ اپنے دور میں اسحاق ڈار پاکستان کے فنا نشل مانیٹر نگ یونٹ کے ذمہ دار تھے۔ اور اسحاق ڈار نے انتہائی سرگرم اور غیر مناسب طریقے سے یونٹ کے کاموں میں رکاوٹیں کھڑی کیں۔ فنا نشل مانیٹر نگ یونٹ کو اہم اداروں کے سسٹم تک رسائی نہیں ہونے دی گئی۔ یہ دعویٰ بھی کیا گیا تھا اسحاق ڈار کے اقدامات کا مقصد چودھری شوگر ملزمنی لانڈر نگ کیس میں بعض افراد کو تحفظ دینا تھا۔

ہم اسحاق ڈار کا موقف تسلیم کرنے پر تیار ہیں کہ انہوں نے کبھی فنا نشل مانیٹر نگ یونٹ کا انتظام نہیں سنپھالا۔ یونٹ اپنی منی لانڈر نگ ایک 2010 کے تحت قائم کیا گیا تھا۔ یونٹ بر اہ راست اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ماتحت کام کرتا ہے۔ اس لیے اسحاق ڈار نے فنا نشل مانیٹر نگ یونٹ کے کام میں کوئی رکاوٹ ڈالنے نہ انہوں نے ایسا کوئی کام کیا جس سے چودھری شوگر ملزمنی لانڈر نگ کیس میں کسی فرد کو تحفظ مل سکے۔

پروگرام میں نشر کیے گئے مواد کی وجہ سے ہونے والی تکلیف، پریشانی اور شرمندگی پر ہم اسحاق ڈار سے غیر مشروط طور پر مذکور خواہ ہیں۔

ہم اسحاق ڈار کی بد نامی پر مناسب ہرجانے کی ادائیگی اور قانونی اخراجات برداشت کرنے کیلئے تیار ہیں۔